REGD. No. L.5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "

روزنامہ
# الفضل
ربوہ

یوم پنجشنبہ
فی پرچہ ۱۰ نئے پیسے
۹ رمضان المبارک ۱۳۸۱ھ

جلد ۵۱/۱۶ ۱۵ تبلیغ ۱۳۴۱ھش ۱۵ فروری ۱۹۶۲ء نمبر ۳۹

## سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۱۴ فروری بوقت ۹ بجے صبح

کل حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو بے چینی کی تکلیف رہی۔ اس وقت طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ کل حضور حسب معمول سیر کے لئے بھی تشریف لے گئے تھے ؛

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم حضور کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

# فولاد کے کارخانہ میں سرمایہ لگانے کے لئے پاکستانی ادارہ کا قیام

## سات پاکستانی پارٹیاں کراچی کے کارخانہ کیلئے ایک ایک کروڑ روپیہ ادا کریں گی

کراچی ۱۴ فروری۔ حکومت پاکستان نے سات پارٹیوں پر مشتمل ایک کنسورشیم قائم کیا ہے یہ ادارہ کراچی کے قریب فولاد کے کارخانے میں سرمایہ لگائے گا۔ اس ادارہ میں شامل ساتوں پارٹیاں کارخانے میں پاکستانی حصہ کے تحت ایک ایک کروڑ روپیہ ادا کریں گی۔ پاکستانی حصہ کا باقی ۶½ کروڑ روپیہ حصص کی عام فروخت سے حاصل کیا جائے گا۔ پاکستانی کنسورشیم میں یہ سات پارٹیاں شامل ہوں گی۔ (۱) آدم جی انڈسٹریز (۲) میاں محمد امین میاں محمد شریف (۳) برما آئل کمپنی لمیٹڈ (۴) حبیب سنز لمیٹڈ (۵) داؤد کارپوریشن (۶) کوہ نور انڈسٹریز اور (۷) علی آٹوموبائل

مجوزہ کارخانے کی تعمیر کے سلسلہ میں ترجیحی حصص کی کل مالیت پونے اٹھارہ کروڑ روپیہ ہے۔ جس میں پاکستان کا حصہ ساڑھے سترہ کروڑ ہے جو مجموعی ترجیحی سرمایہ کا ۷۰ فیصد ہے۔ پاکستان کے حصہ میں سے مذکورہ سات پارٹیاں ایک ایک کروڑ روپیہ لگائیں گی۔ ۶½ کروڑ روپیہ کے باقی ترجیحی حصص پاکستان کے عوام کو فروخت کر دیئے جائیں گے۔

فولاد کا مجوزہ کارخانہ امریکہ کی سوفیڈل ڈریسلر کارپوریشن ۶۵ کروڑ روپیہ کے خرچ سے قائم کرے گی۔ اور اس میں ۵ ہزار ٹن سالانہ فولاد تیار کرنے کی گنجائش ہوگی۔ پاکستانی کنسورشیم سوفیڈل ڈریسلر کارپوریشن کے ساتھ مل کر کارخانہ قائم کریگی۔

حکومت پاکستان نے کارخانہ کے اس منصوبے کی منظوری ۱۱ دسمبر ۱۹۶۱ء کو دی تھی۔

# ریلوے کا انتظام صوبوں کے سپرد کرنے سے محکمہ کی کارکردگی بہتر ہو جائیگی

## لاہور پہنچکر گورنر مشرقی پاکستان جنرل اعظم خاں کا بیان

لاہور ۱۴ فروری۔ ریلوے کو دو حصوں میں تقسیم کرکے دونوں صوبائی حکومتوں کے سپرد کر دیا جائے تو یہ محکمہ بہتر طریقہ سے کام کر سکے گا۔ مواصلات کی سہولتیں بڑھانے کے لئے صوبائی حکومتیں اہم کردار ادا کر سکتی ہیں۔ ملک کے دونوں حصوں کو شاہین کے دونوں بازوؤں کی مانند مضبوط ہونا چاہیئے

ان خیالات کا اظہار مشرقی پاکستان کے گورنر لیفٹننٹ جنرل اعظم خاں نے کل دوپہر یہاں ہوائی اڈہ پر صحافیوں سے گفتگو کے دوران کیا۔ وہ ڈھاکہ سے پی آئی اے طیارہ میں یہاں آئے۔ ہوائی اڈے پر آپ کا استقبال گورنر مغربی پاکستان ملک امیر محمد خاں ناظم مارشل لاء زون بی لیفٹننٹ جنرل بختیار رانا اور اعلیٰ فوجی و سول حکام نے کیا۔ جنرل اعظم خاں نے ڈھاکہ میں طلبہ کے مظاہروں کے متعلق بعض سوالات کا جواب ایک تحریری بیان میں دیا

دوسرے امور پر صحافیوں سے گفتگو میں گورنر نے کہا کہ ریلوے کو دونوں صوبوں کے درمیان تقسیم کر دینے کے سوال پر ایک اعلیٰ سطح کی کانفرنس میں کل غور کیا جائے گا۔ یہ دو روزہ جاری رہے گی اس کانفرنس کی صدارت صدر مملکت ایوب خاں کر رہے ہیں۔ مغربی پاکستان کے گورنر ملک امیر محمد خاں بھی اس کانفرنس میں شرکت کے لئے صوبائی دار الحکومت سے راولپنڈی روانہ ہو رہے ہیں ؛

# یوم مصلح موعودؓ کے متعلق اعلان

۲۰ فروری کو "یوم مصلح موعودؓ" کے جلسے ہوتے رہے ہیں۔ امسال ۲۰ فروری کو منگل کا دن ہوگا یہ دن رمضان المبارک کے دن ہیں اور بعض جماعتوں میں ظہر سے عصر تک اور بعض مقامات پر عصر سے مغرب تک درس ہوتا ہے اور عشاء کے بعد تراویح ہوتی ہیں اور رخصت کا دن نہ ہونے کی وجہ سے ظہر سے پہلے ملازم پیشہ دوست جلسہ میں شامل نہیں ہو سکتے۔ گزشتہ سال بعض جماعتوں نے ان عذرات کی وجہ سے درخواست کی تھی کہ یہ دن کسی اتوار کو منانے کی اجازت دی جائے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے استصواب کرنے پر تبدیلی منظور فرمائی تھی۔ لہذا امسال بھی اعلان کیا جاتا ہے کہ گزشتہ سال کی طرح جن جماعتوں میں ۲۰ فروری کو جلسہ مصلح موعود نہیں ہو سکتا وہ ۲۵ فروری بروز اتوار جلسہ کر لیں۔

باقی جماعتیں ۲۰ فروری کو حسب سابق اپنے اپنے ہاں جلسے کریں۔ جلسے اس دن کے شایان شان ہوں اور رپورٹیں بھجوائی جائیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

# ہفتہ شجرکاری کو کامیاب بنانے میں تعاون فرمائیں

## اہل ربوہ سے صدر صاحب ٹاؤن کمیٹی کی اپیل

ہفتہ شجرکاری کے سلسلہ میں چیئرمین صاحب ٹاؤن کمیٹی ربوہ نے اطلاع دی ہے۔ کہ احباب درختوں کی قلمیں ٹاؤن کمیٹی کے دفتر سے حاصل کر سکتے ہیں۔ نیز آپ نے اہل ربوہ سے اپیل کی ہے کہ وہ ربوہ میں ہفتہ شجرکاری کو کامیاب بنانے اور پھر نو زائیدہ پودوں کی حفاظت کرنے میں عملہ کمیٹی سے تعاون فرمائیں۔

(نامہ نگار)

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مؤرخہ ۱۵ر فروری ۶۲ء

# "خاتم النبیین" کے متعلق ایک عجیب قیاس آرائی

[redacted]

بعض لوگوں کے متعلق ان کے حاشیہ نشین علم وفضل کا ہالہ محض اپنی پھونکوں سے تیار کرتے ہیں تاکہ عوام سمجھیں کہ یہ نور ان کے ممدوح کے جسم سے نکل نکل کر پھیل رہا ہے۔ ایک مثال ملاحظہ ہو۔

"رسالہ ترجمان القرآن کی تازہ اشاعت میں مولانا نے سورۂ احزاب کی مشہور آیت ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین وکان اللہ بکل شیئٍ علیما۔ کی تفسیر کے سلسلے میں ایک نہایت مبسوط اور مفصل مضمون قلمبند فرمایا ہے۔ "ختم نبوت" کے موضوع پر یہ ایک نہایت جامع مقالہ ہے جس نے اس بحث کے جملہ پہلوؤں کو اپنی آغوش میں سمیٹ لیا ہے۔

اس مضمون میں مولانا کا ایمان افروز اسلوب نگارش اور یقین آفرین طرز استدلال اپنے پورے جوبن پر ہے اور اس مقالے کی اسی اہمیت کے پیش نظر ہم اسے "ایشیاء" میں بعض ضروری مضامین کو حذف کر کے نقل کر رہے ہیں۔ اسے درس قرآن کا بھی بدل سمجھنا چاہیئے۔"

اب اس (شاندار) مقالہ کا آغاز ملاحظہ ہو۔

"ایک گروہ جس نے اس دور میں نئی نبوت کا فتنۂ عظیم کھڑا کیا ہے لفظ خاتم النبیین کے معنی "نبیوں کی مہر" کرتا ہے اور اس کا مطلب یہ لیتا ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد جو انبیاء بھی آئیں گے وہ آپ کی مہر لگنے سے نبی بنیں گے۔ یا بالفاظ دیگر جب تک کسی کی نبوت پر آپ کی مہر نہ لگے وہ نبی نہ ہوگا۔ لیکن جس سلسلہ بیان میں یہ آیت وارد ہوئی ہے اس کے اندر رکھ کر اسے دیکھا جائے تو اس لفظ کا یہ مفہوم لینے کی قطعاً کوئی گنجائش نظر نہیں آتی بلکہ اگر یہی اس کے معنی ہوں تو یہاں یہ لفظ بے محل ہی نہیں مقصود کلام کے بھی خلاف ہو جاتا ہے۔ آخر اس بات کا کیا تک ہے کہ اوپر سے تو نکاح زینب پر معترضین کے اعتراضات اور ان کے پیدا کئے ہوئے شکوک وشبہات کا جواب دیا جا رہا ہو اور یکایک یہ بات کہہ ڈالی جائے کہ محمد نبیوں کی مہر ہیں۔ آئندہ جو نبی بھی بنے گا ان کی مہر لگ کر بنے گا۔ اس سیاق و سباق میں یہ بات نہ صرف یہ کہ بالکل بے تکی ہے بلکہ اس سے وہ استدلال الٹا کمزور ہو جاتا ہے جو اوپر سے معترضین کے جواب میں چلا آ رہا ہے اس صورت میں تو معترضین کے لئے یہ کہنے کا اچھا موقع تھا کہ آپ یہ کام اس وقت نہ کرتے تو کوئی خطرہ نہ تھا۔ اس رسم کو مٹانے کی ایسی ہی کچھ شدید ضرورت ہے تو آپ کے بعد آپ کی مہر لگ لگ کر جو انبیاء آتے رہیں گے ان میں سے کوئی اسے مٹا دیگا۔

ایک دوسری تاویل اس گروہ نے یہ بھی کی ہے کہ "خاتم النبیین" کے معنی افضل النبیین کے ہیں ـــ یعنی نبوت کا دروازہ تو کھلا ہوا ہے۔ البتہ کمالات نبوت حضورؐ پر ختم ہو گئے ہیں لیکن یہ مفہوم لینے میں بھی وہی قباحت ہے جو اوپر ہم نے بیان کی ہے۔ سیاق وسباق سے یہ مفہوم بھی کوئی مناسبت نہیں رکھتا بلکہ الٹا اس کے خلاف پڑتا ہے۔ کفار و منافقین کہہ سکتے تھے کہ حضرت کم درجے کے ہی سہی بہرحال آپ کے بعد بھی نبی آتے رہیں گے پھر کیا ضرور تھا کہ اس رسم کو بھی آپ ہی مٹا کر تشریف لے جاتے۔"

اگر ہم کو یہ یقین ہو جائے کہ مولانا موصوف نے اس بارہ میں اس گروہ کی پوزیشن کو صحیح سمجھ کر یہ بات کہی ہے تو ہم اس کا جواب صرف اتنا دینا ہی کافی سمجھتے کہ لعنت اللہ علی الکاذبین۔ لیکن چونکہ ایسا باور کرنے کے لئے ہمارے پاس کوئی قرینہ نہیں ہے اس لئے ہم یہی فرض کر سکتے ہیں کہ مولانا نے اس گروہ کی پوزیشن کا قطعاً مطالعہ نہیں کیا ہوا اور یا اگر کیا ہے تو قطعاً اس کو سمجھنے کی کوشش نہیں کی اور یا اگر کوشش کی ہے تو آپ قطعاً سمجھ نہیں سکے۔

یاد رہے کہ اس گروہ (احمدیوں) کی ہرگز یہ پوزیشن نہیں ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی ایسا نبی آ سکتا ہے جو کوئی نیا تشریعی مسئلہ حل کرے گا بلکہ ان کا عقیدہ یہ ہے کہ اب کوئی شخص جس کو اشاعت دین کا کام اللہ تعالیٰ کی طرف سے سپرد کیا جائے گا وہ صرف شریعت محمدیہ کی اشاعت کرے گا۔ اس کو صرف تبشیر و تنذیر کی حد تک نبوت عطا ہوگی۔ جو صرف سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کا عکس ہوگی۔

مولانا اچھی طرح جانتے ہیں کہ غیر تشریعی نبی آتے رہے ہیں اس لئے ان کا یہ مفروضہ کہ اگر سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی آ سکتا تو معترضین یہ کہہ سکتے تھے کہ "آپ اس وقت یہ کام نہ کرتے تو کوئی خطرہ نہ تھا۔ اس رسم کو مٹانے کی ایسی ہی شدید ضرورت ہے تو آپ کے بعد آپ کی مہر لگ لگ کر جو انبیاء آتے رہیں گے ان میں سے کوئی اسے مٹا دے گا۔" سراسر نادانی کی بات ہے اور کسی عالم سے توقع نہیں کی جا سکتی کہ جب ایک گروہ کا یہ عقیدہ ہی نہیں ہے کہ آپؐ کے بعد تشریعی نبی آ سکتا ہے تو معترضین ان کے عقیدہ کی بناء پر ایسا اعتراض کس طرح کر سکتے تھے۔ اگر ان کی ذہنیت بھی مولانا کی ذہنیت ہوتی تو ایسا اندیشہ ہو سکتا تھا لیکن ایسی صورت میں اگر وہ اعتراض کرتے بھی تو اس کو کیا وقعت ہو سکتی تھی۔ وہ تو اعتراض کرتے ہی رہتے تھے اسلام کی کس بات پر ان کو اعتراض نہیں تھا۔

پھر غور کیجئے احمدیوں کا عقیدہ ہے کہ شریعت سیدنا حضرت محمد رسول اللہ پر ختم ہو چکی ہے آئندہ کو تشریعی مسئلہ حل کرنے کے لئے نبی نہیں آئے گا اس لئے ضروری تھا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعہ ہی متبنّیٰ کی رسم ہٹائی جاتی کیونکہ یہ ایک تشریعی مسئلہ تھا۔ منطقی انداز سے حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر شریعت ختم ہو گئی۔ متبنّیٰ کی رسم شرعی مسئلہ ہے اس کا نتیجہ صاف یہی ہے کہ اس شرعی مسئلہ کا حل آپ کے ذریعہ ہو سکتا تھا۔ کیونکہ آپ کے بعد کوئی تشریعی نبی نہیں آ سکتا۔

مولانا کو جو مغالطہ لگا ہے وہ اسی لئے لگا ہے کہ آپ احمدیوں کے صحیح عقیدہ سے ناواقف ہیں۔ ہم یہی باور کرتے ہیں کیونکہ اگر انہوں نے احمدیوں کے صحیح عقیدہ کو جانتے ہوئے ایسا لکھا ہے تو پھر ان کی دیانت پر حرف آتا ہے اور اس صورت میں ہمارا جواب وہی ہے جس کی طرف ہم اوپر اشارہ کر چکے ہیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"اسی طرح پر سب سے اوّل اس نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اسلام جیسا مکمل دین دے کر بھیجا۔ اور آپؐ کو خاتم النبیینؐ ٹھہرایا۔ اور قرآن شریف جیسی کامل اور خاتم الکتاب عطا فرمائی جس کے بعد قیامت تک نہ کوئی کتاب آوے گی اور نہ کوئی نیا نبی نئی شریعت لے کر آوے گا۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۳۵۳)

---

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے اور غیر از جماعت دوستوں کو پڑھنے کے لئے دے

---

## ......ذکرِ یار کریں اور بار بار کریں

یہ آرزو ہے کہ ہم جاں نثارِ یار کریں — ہزار بار ملے گر، ہزار بار کریں!!
سنائیں یار کے حسن و جمال کی باتیں — جو بیقرار نہیں اُن کو بیقرار کریں!
سرور و سوز سے بھر دیں فضا کی وسعت کو — کہ ذکرِ یار کریں اور بار بار کریں!
نشاط و عیشِ جہاں سے تہی کریں آغوش — جو درد اُس نے دیا ہے وہ ہمکنار کریں
عطا جو زخم ہوا ہے لگا کے سینے سے — سرورِ درد میں شُکرِ عطائے یار کریں
چمن کو دے کے نسیم بہار کا مژدہ — پیامِ گُل سے عنادِل کو نغمہ بار کریں
نوائے عشق گلستاں میں چھیڑ کر ہمدم — دلِ فسردہ کو پھر طائرِ بہار کریں!
فضائے ربوہ میں دیکھیں نمودِ صبح کا لُطف — کنارِ آبِ رواں سیرِ کوہسار کریں
تمام رات تضرع کریں تہِ محراب — سجودِ صبح میں آنکھوں کو اشکبار کریں
یہی تو اہلِ جنوں! شانِ وضعداری ہے — ملے جو حکم تو دامن کو تار تار کریں
نہ اختیار کریں جو زمانہ کہتا ہے — جو بات یار کہے اس کو اختیار کریں

جو بے نصیب ہیں ایماں سے حشر تک وہ لوگ
مسیح و مہدیٔ دوراں کا انتظار کریں

سید احمد اعجاز

# رمضان المبارک کے فضائل کے متعلق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا خطبہ

## اِس مقدّس مہینے میں مومنوں کی ذمّہ داریاں

از محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل

حضرت سلمان فارسی رضؓ روایت کرتے ہیں :-
خطبنا رسول الله صلى الله عليه وسلم فی آخر یوم من شعبان فقال یا ایها الناس قد اظلکم شهر عظیم شهر مبارك شهر فيه ليلة خير من الف شهر جعل الله صيامه فريضة وقيام ليله تطوعاً من تقرب فيه بخصلة من الخير كان كمن ادى فريضة فيما سواه ومن ادى فريضة فيه كان كمن ادى سبعين فريضة فيما سواه، وهو شهر الصبر والصبر ثوابه الجنة و شهر المواساة وشهر يزاد فيه رزق المؤمن من فطر فيه صائماً كان له مغفرة لذنوبه وعتق رقبته من النار وكان له مثل اجره من غير ان ينتقص من اجره شيئ قلنا يا رسول الله ليس كلنا نجد ما نفطر به الصائم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم يعطى الله هذا الثواب من فطر صائماً على مذقة لبن او تمرة او شربة من ماء ومن اشبع صائماً سقاه الله من حوضی شربة لا يظمأ حتى يدخل الجنة، وهو شهر اوله رحمة واوسطه مغفرة واخره عتق من النار و من خفف عن مملوكه فيه غفر الله له واعتقه من النار

(مشکوٰۃ المصابیح کتاب الصوم ص۱۷۳)

کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے شعبان کے آخری دن تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ اے لوگو آج رات سے تمہارے لئے عظیم القدر مہینے کا آغاز ہو رہا ہے۔ یہ بہت بابرکت مہینہ ہے۔ اس میں ایک رات ایسی بھی ہے جو ہزار ماہ سے بہتر ہے۔ اللہ تعالےٰ نے اس مہینے کے دنوں میں روزہ فرض قرار دیا ہے۔ اور اس کی راتوں کا قیام بہت بڑی طوعی نیکی ہے۔ اس مہینے میں عام نیکی کے ذریعہ قرب پانے کی کوشش دوسرے مہینوں میں فرض کی ادائیگی کے برابر ہے۔ اس میں فرض ادا کرنے والا ستر گنا ثواب پاتا ہے۔ یہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا بدلہ جنت ہے۔ یہ باہمی ہمدردی اور دلداری کا بھی مہینہ ہے اس مہینہ میں مومن کے رزق میں اضافہ ہوتا ہے جو شخص اس ماہ میں کسی روزہ دار کی افطاری کرائے اس کے گناہ بخشے جاتے ہیں اور اس کی گردن آگ سے آزاد ہو جاتی ہے۔ اور اسے روزہ دار کی طرح ثواب ملتا ہے۔ اگرچہ روزہ دار کے اجر میں اس سے کوئی کمی واقع نہیں ہوتی۔

صحابہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! ہم میں سے ہر ایک کو یہ توفیق کہاں کہ وہ روزہ دار کی افطاری کا حق ادا کر سکے آپ نے ارشاد فرمایا کہ یہ مذکورہ اجر تو اس شخص کو ملتا ہے۔ جو ایک گھونٹ دودھ پر یا ایک کھجور یا صرف پانی کے گھونٹ سے روزہ کھلواتا ہے۔ البتہ جو شخص روزہ دار کو پیٹ بھر کر کھلائے گا اسے تو اللہ تعالےٰ حوض کوثر سے ایسا سیراب کرے گا کہ وہ جنت میں جا کر بھی پیاس محسوس نہیں کریگا۔ حضور علیہ السلام نے پھر فرمایا کہ

"یہ رمضان کا مہینہ ایسا بابرکت ہے کہ اس کے ابتداء میں رحمت اور درمیان میں مغفرت ہے اور آخر میں آگ سے نجات ہے۔ جو شخص اس ماہ میں غلام یا مزدور کے روزہ دار ہونے کے باعث اس کے کام میں تخفیف کرے گا۔ اللہ تعالےٰ اس کے کام میں تخفیف کرے گا۔ اللہ تعالےٰ اسے معاف فرمائے گا اور اسے عذاب سے مخلصی بخشے گا۔"

ناظرین کرام! اس حدیث نبوی سے ظاہر ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک کے روزوں کے لئے اپنے صحابہؓ کو پہلے سے تیار کرتے تھے۔ اور اس کی برکات اور فضائل سے آگاہ فرما کر انہیں روزہ رکھنے کی تلقین فرماتے تھے۔ رمضان کے روزے بڑے بابرکت ہیں۔ ان راتوں میں تہجد کی خاص کیفیت ہے۔ ہر حکم خداوندی کی تعمیل بہت بڑے اجر کا موجب ہوتی ہے اس ماہ میں صبر اور ترک حلال کی بھی مشق کرائی جاتی ہے۔ اور اس مشق میں کامیاب ہونے والا یقیناً جنت کا مستحق بن جاتا ہے۔ بھوک اور پیاس کے ذریعہ مالدار اور غنی مسلمانوں کو بھی عملی احساس پیدا ہوتا ہے کہ غریب انسان کس طرح سال بھر تکالیف اور مشکلات میں دن گزارتے ہیں۔ اس احساس سے ہمدردی کے جذبات موجزن ہوتے ہیں اور باہمی مواسات کا سلسلہ جاری ہوتا ہے۔ اللہ تعالےٰ کی طرف سے رزق میں بھی برکت پیدا ہوتی ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو روزہ داروں کے روزہ افطار کرانے کی طرف بھی توجہ دلائی ہے۔ افطار کرانے والا گویا اپنے عمل سے ثابت کرتا ہے کہ اس کے نزدیک روزہ عزت و احترام کی چیز ہے اور روزہ دار کی عظمت اس کے دل میں موجود ہے۔ اس طرح افطاری سے باہمی محبت بڑھتی ہے۔ ایک دوسرے سے تعلقات مضبوط ہوتے ہیں۔ اس لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کو اہمیت دی ہے۔ افطار کرانے والا ثواب حاصل کرتا ہے۔ مگر اس سے روزہ دار کے اجر پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ اس کی تصریح اس لئے ضروری تھی کہ بعض لوگ اس وہم میں بھی مبتلا ہوتے ہیں کہ کسی کے ہاں افطار کرنے سے ان کے روزہ کا ثواب کم ہو جاتا ہے۔ یا افطار کرنے والا ثواب لے جاتا ہے۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ افطار کرانے والا تو اپنی نیت کے مطابق ضرور ثواب کا مستحق ہوتا ہے۔ مگر روزہ دار کو تو بہرحال اجر ملتا ہے کسی اور کی دعوت کو قبول کرکے اس کے ہاں افطار کرنے سے وہ اپنے ثواب کو کم نہیں کرتا۔

---

### کلمات طیبات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

## گناہ سے بچنے کی حقیقی راہ

"پس گناہ سے بچنے کے لئے حقیقی راہ خدا کی تجلیات ہیں اور اس آنکھ کو پیدا کرنا ہے جو خدا کی عظمت کو دیکھ لے اور اس یقین کی ضرورت ہے، جو گناہ کے زہر پر پیدا ہو زمین سے تاریکی پیدا ہوتی اور آسمان اس تاریکی کو دور کرتا ہے اور ایک روشنی عطا کرتا ہے۔ زمینی آنکھ بے نور ہوتی ہے جب تک آسمانی روشنی کا طلوع اور ظہور نہ ہو۔ اس لئے جب تک آسمانی نور جو نشانات کے رنگ میں ملتا ہے کسی دل کو تاریکی سے نجات نہ دے۔ انسان اس پاکیزگی کو کب پا سکتا ہے جو گناہ سے بچنے میں ملتی ہے۔ پس گناہوں سے بچنے کیلئے اس نور کی تلاش کرنی چاہیئے جو یقین کی روشنی کے ساتھ آسمان سے اترتا ہے اور ہر ایک ہمت، قوت عطا کرتا ہے اور تمام قسم کے گرد و غبار سے دل کو پاک کرتا ہے، اس وقت انسان گناہ کے زہرناک اثر کو شناخت کر لیتا اور اس سے دور بھاگتا ہے۔ جب تک یہ حاصل نہیں گناہوں سے بچنا محال ہے۔ یہ طریق ہے جو ہم پیش کرتے ہیں۔ اس پر اگر کوئی اعتراض ہو سکتا ہے تو بے شک ہر ایک شخص کو اجازت دیتے ہیں کہ وہ ہمارے سامنے اسکو بیان کرے تا کہ ایسا نہ ہو کہ وہ کسی عیسائی کے سامنے اس اصل کو بیان کرے اور پھر اس کا کوئی اعتراض سنکر شرمندہ ہو جو اعتراض اس پر ہو سکتا ہو بے شک کیا جاوے۔"

(ملفوظات جلد سوم ص۵)

. . . بلکہ ایک سنت پر عمل پیرا ہونے سے اپنے ثواب میں اضافہ ضرور کرتا ہے۔ روزہ کی افطاری کے ثواب کا ذکر سن کر صحابہؓ کو شوق پیدا ہوا۔ مگر ان کے دل میں سوال اٹھا کہ افطاری کا جب اتنا ثواب ہے تو پھر افطاری بھی شاندار ہونی چاہیئے مگر ہم میں سے ہر ایک کو یہ توفیق کہاں ہے حضور علیہ السلام نے اس سوال کے جواب میں فرمایا کہ افطاری بہت بڑے اخراجات کو لازم نہیں ہے۔ تم دودھ کے ایک گھونٹ، ایک کھجور یا پانی کے ایک گھونٹ سے بھی روزہ افطار کرا سکتے ہو۔ کیونکہ اصل مقصد تو مومنوں میں اخوت و مواسات پیدا کرنا ہے ان کا باہم مل بیٹھنا ہے۔ اس کے لئے بڑے اخراجات کی قطعاً ضرورت نہیں۔ ہر مومن اپنے حالات کے مطابق مختصر سے مختصر کھانے پینے کی چیز سے افطاری کرا سکتا ہے۔ اس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی اشارہ فرمایا ہے کہ روزہ دار ایسے مومن بھائی کی دعوت افطار بھی ضرور قبول کر لیا کریں جو محض پانی کے گھونٹ پر روزہ افطار کرا سکتا ہے۔ کیونکہ اصل بات تو اخلاص اور محبت کی ہے۔ ہاں اگر کوئی شخص زیادہ استطاعت رکھتا ہے اور وہ روزہ داروں کو خوب سیر کرتا ہے تو یہ اور بھی نیکی ہے اسے اللہ تعالےٰ ابھی اس کے مزید اخلاص کے مطابق زیادہ اجر دے گا اور وہ حوض کوثر سے خاص طور پر نوازا جائے گا۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی تقریر کے آخری حصہ میں اس طرف بھی توجہ دلائی ہے کہ رمضان کا ہر دن اور اس کا ہر حصہ ہی بابرکت ہے۔ رحمت سے شروع ہو کر مغفرت اور عذاب سے کامل نجات تک رمضان کا نتیجہ ہے۔ اس لئے سارے رمضان کے روزے رکھنے چاہئیں اور اس کی ساری برکات سے حصۂ وافر حاصل کرنا چاہیئے۔

ایک دوسری حدیث قدسی میں مروی ہے کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ ہر نیک کام کا ایک اجر اور ثواب ہے۔ مگر روزہ خاص طور پر میرے لئے ہے۔ روزہ دار کھو کا پیاسا رہ کر خاص طور پر میرا رنگ اختیار کرتا ہے۔ اس لئے روزہ کا اجر میں خود ہوتا ہوں یعنی روزہ دار کو اپنا خاص قرب بخشتا ہوں اسے اپنی خاص رحمت اور مغفرت سے نوازتا ہوں۔ اس پر اپنے فضلوں کی خاص بارش برساتا ہوں اور اسے ہر دکھ سے نجات بخشتا ہوں۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رمضان میں روزہ دار مزدور اور غلام کے کام میں تخفیف کرنے کی بھی تلقین فرمائی ہے اور اسے بھی بڑی نیکی قرار دیا ہے۔ درحقیقت ایسا اقدام وہی شخص کرتا ہے جو اللہ تعالےٰ پر یقین رکھتا ہے اور اس کے بندوں سے پیار کرتا ہے۔ گویا روزہ دار سے مہربانی کرنا بھی اللہ تعالےٰ کے فضل کو جذب کرنا ہے۔ محبوب آقا کو خوش کرنا ہے۔ اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ سب مومنوں کو رمضان کی برکات سے مستفیض فرمائے۔ آمین۔

ہر صاحب استطاعت احمدی کا

فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر

پڑھے!

## درخواستہائے دعا

(۱) میرا بڑا بیٹا عزیز نصیر احمد بھٹی گذشتہ تین سال سے بہت بیمار ہے اور اب اعصابی کمزوری اتنی ہو گئی ہے کہ نہ صرف چلنے پھرنے سے بلکہ ہاتھ پاؤں ہلانے سے بھی معذور ہو چکا ہے۔ بزرگان سلسلہ و احباب جماعت رمضان کے بابرکت ایام میں خصوصیت کے ساتھ اس کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز میرا ایک بیٹا عزیز حمید احمد بھٹی مشرقی افریقہ روانہ ہوا ہے احباب اس کے بخیریت منزل مقصود تک پہنچنے کے لئے بھی دعا فرمائیں۔ (بشیر احمد بھٹی احمد کمرشل کالج کشمیری بازار راولپنڈی)

(۲) مکرم حکیم علی احمد صاحب معلم اصلاح وارشاد وعدہ جات چندہ وقف جدید اور اس کی فراہمی میں بہت خلوص کے ساتھ وقت دے رہے ہیں۔ جزاہ اللہ تعالےٰ خیراً دوست مکرم حکیم صاحب کی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے دعا فرمائیں۔

(ناظم مال وقف جدید ربوہ)

(۳) میرے بڑے بھائی چوہدری علی احمد صاحب سربراہ نمبردار چک ۶۶ ج ب تحصیل و ضلع منٹگمری تقریباً ایک ماہ سے بعارضہ ضعف دل و اعصابی کمزوری سخت بیمار ہیں۔ بزرگان سلسلہ و درویشان قادیان ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(حکیم عبدالواحد ہیڈ کلرک اصلاح وارشاد مقامی ربوہ)

# زعماء / زعماء اعلیٰ انصار اللہ کے انتخاب کیلئے یاددہانی

## امراء حضرات و صدر اصحاب سے گذارش

قواعد کے مطابق سابقہ عہدیداران کی میعاد ۳۱ دسمبر ۱۹۶۱ء کو ختم ہو چکی ہے اس میعاد کے ختم ہونے سے ایک ماہ قبل امراء حضرات۔ صدر صاحبان کی خدمت میں زعماء / زعماء اعلیٰ انصار اللہ کے انتخاب کے لئے محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی طرف سے خطوط بھجوائے گئے تھے۔ جس کے نتیجہ میں خدا تعالےٰ کے فضل سے بہت سی مجالس میں انتخاب ہو چکے ہیں۔ مگر ابھی کئی ایک مجالس میں انتخاب ہونا باقی ہیں۔ تمام جماعتوں کے امراء حضرات۔ صدر صاحبان سے گذارش ہے کہ وہ ازراہ کرم جس قدر جلد ممکن ہو سکے زعیم۔ زعیم اعلیٰ کا انتخاب کروا کے اپنی رپورٹ کے ساتھ صدر محترم کی خدمت میں بغرض منظوری بھجوا دیں۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

## انصار اللہ اور ہفتہ شجرکاری

انصار اللہ کی جملہ مجالس کے عہدیداران اور ارکان کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ ہفتہ شجرکاری کے دوران یعنی ۹ سے ۱۵ فروری تک زیادہ سے زیادہ سایہ دار اور پھلدار درخت لگا کر خدمت خلق کا فریضہ سرانجام دیں۔ (نائب قائد خدمت خلق)

## ہفتہ شجرکاری اور خدام

جیسا کہ مجالس کو علم ہو چکا ہوگا کہ حکومت مغربی پاکستان کی طرف سے بروز ۹ تا ۱۵ فروری صوبہ بھر میں ہفتہ شجرکاری منایا جا رہا ہے۔ اس سلسلہ میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ کا بھی ایک نوٹ الفضل میں شائع ہو چکا ہے۔ جس میں احباب کو شجرکاری کے بارہ میں توجہ دلائی گئی ہے۔ اس اعلان کے ذریعہ مغربی پاکستان کی جملہ مجالس سے گذارش کی جاتی ہے کہ وہ اس ہفتہ میں باقاعدہ پروگرام کے تحت زیادہ سے زیادہ شجرکاری کریں۔ نیز ان کی آبیاری اور غور و پرداخت کا مناسب انتظام فرمائیں محکمہ جنگلات اور بلدیاتی اداروں سے رہنمائی اور پودوں کے حصول میں مدد مل سکتی ہے۔

(مہتمم وقار عمل مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

## لائلپور میں درس قرآن مجید

مسجد فضل گول منشی محلہ لائلپور میں خدا تعالےٰ کے فضل سے روزانہ درس قرآن کریم نصف پارے کا بعد نماز عصر ٹھیک چار بجے سید احمد علی شاہ صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ دیتے ہیں اس کے بعد افطاری کا انتظام ہوتا ہے۔ مقامی احباب اس انتظام سے فائدہ اٹھائیں اور رمضان کی برکات سے مستفید ہوں۔

(شیخ محمد یوسف احمدیہ مسجد لائلپور)

# جماعت احمدیہ کی ۴۳ ویں مجلس مشاورت

## ۲۳-۲۴-۲۵ مارچ ۱۹۶۲ء کو منعقد ہو گی

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ تینتالیسویں ۴۳ مجلس مشاورت کا اجلاس ۲۳-۲۴-۲۵ امان ۱۳۴۱ ہش مطابق ۲۳-۲۴-۲۵ مارچ ۱۹۶۲ء بروز جمعہ ہفتہ۔ اتوار ربوہ میں منعقد ہو گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ اپنے نمائندگان کا انتخاب کر کے جلد دفتر ہذا میں اطلاع دیں (سیکرٹری مجلس مشاورت۔ پرائیویٹ سیکرٹری حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی

# ایفائے عہد

از مکرم میاں عبد الحق صاحب رامہ ناظر بیت المال ربوہ

سلسلہ عالیہ احمدیہ کی شرائط بیعت میں سے آٹھویں اور نویں شرطیں یہ ہیں:- ہشتم:- یہ کہ (بیعت کرنے والا) دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا۔

نہم:- یہ کہ (بیعت کرنے والا) عام خلق کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا۔ اور جہاں تک بس چل سکتا ہے۔ اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع انسان کو فائدہ پہنچائے گا۔

یہ عہد ہے۔ جو ہر شخص سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوتے وقت خلیفۂ وقت کے ساتھ باندھتا ہے اور یہ عہد صرف خلیفۂ وقت کے ساتھ نہیں بندھتا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ سے بندھتا ہے۔ جیسا کہ سورۃ فتح۔ ع۔ ۱۔ میں آتا ہے۔ ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللّٰہ ید اللّٰہ فوق ایدیھم فمن نکث فانما ینکث علی نفسہ ومن اوفی بما عٰھد علیہ اللّٰہ فسیؤتیہ اجراً عظیما۔ ترجمہ:- جو لوگ تیری بیعت کرتے ہیں وہ در حقیقت اللہ تعالیٰ کی بیعت کرتے ہیں۔ ان کے ہاتھوں پر اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ہوتا ہے۔ پس جو کوئی (اس عہد کو) توڑے گا۔ تو اسکے توڑنے کا وبال اس کی جان پر ہی پڑے گا۔ اور جو شخص اس اقرار کو پورا کریگا جس پر اس نے اللہ تعالیٰ سے پختہ عہد باندھا تھا۔ تو اللہ تعالیٰ اس کو بہت بڑا اجر دے گا۔

**۲**۔ مذکورہ بالا آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے باندھے ہوئے عہد کو توڑنے کا صرف یہی نتیجہ نہیں ہوا کرتا کہ انسان بہت بڑے اجر سے محروم رہ جاتا ہے۔ بلکہ عہد شکنی کا وبال بھی اسے بھگتنا پڑے گا اور دوسری جگہ قرآن کریم میں آتا ہے کہ عہد شکنی کے متعلق باقاعدہ طور پر باز پرس کی جائیگی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے سورہ احزاب کے دوسرے رکوع میں فرمایا:- ولقد کانوا عاھدوا اللّٰہ من قبل لا یولون الادبار وکان عھد اللّٰہ مسئولا۔ قل لن ینفعکم الفرار ان فررتم من الموت او القتل واذا لا تمتعون الا قلیلا۔

ترجمہ: انہوں نے اس سے پہلے اللہ تعالیٰ سے یہ عہد کر رکھا تھا۔ کہ وہ کبھی پیٹھ نہیں پھیریں گے اور اللہ تعالیٰ کے عہد کے متعلق ضرور باز پرس ہوا کرتی ہے۔ تو ان سے یہ بھی کہدے کہ اگر تم موت سے یا قتل سے بھاگو گے۔ تو تمہارا بھاگنا تمہیں ہرگز کوئی نفع نہیں دیگا۔ اس کے بعد تم (دنیاوی ساز و سامان سے) قطعاً کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکو گے۔ پس اپنے عہد بیعت کے مطابق "جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچایئے" انفقوا مما رزقنٰکم۔ (سورۃ بقرہ ع ۳۴ و سورہ منافقون۔ ع۔ ۲) کے یہی معنے ہیں یعنی جو کچھ اللہ تعالیٰ نے تمہیں دے رکھا ہے اُسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کیجئے۔

**۳**۔ بیعت کے جو الفاظ ہیں "جہاں تک بس چل سکتا ہے"

ان میں جان اور تمام مال شامل ہیں۔ سورۃ توبہ کا چودھواں رکوع دیکھئے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:-

ان اللّٰہ اشتریٰ من المؤمنین انفسھم واموالھم بان لھم الجنۃ یقاتلون فی سبیل اللّٰہ فیقتلون ویقتلون وعدا علیہ حقا فی التورٰۃ والانجیل والقرآن ومن اوفی بعھدہ من اللّٰہ فاستبشروا ببیعکم الذی بایعتم بہ وذٰلک ھو الفوز العظیم۔

ترجمہ:- اللہ تعالیٰ نے مومنوں سے ان کی جانیں اور ان کے مال (اس وعدہ کے ساتھ) خرید لئے ہیں۔ کہ ان کو جنت (یعنی پاکیزہ اور خوشحال زندگی) ملے گی۔ وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اس طرح لڑتے ہیں۔ (انتہائی جد و جہد کرتے ہیں) کہ یا تو (اپنے مدمقابل کو) مار ڈالتے ہیں (اور اپنے مقصد میں کامیاب ہو جاتے ہیں) اور یا خود مارے جاتے ہیں۔ (یعنی اپنے مقصد کے حصول کی خاطر اپنی جان تک قربان کر دیتے ہیں) اور یہ جو وعدہ ہے۔ (اپنے بندوں کو قابل رشک زندگی عطا کرنے کا) یہ بالکل پختہ اور سچا ہے (یہاں تک کہ یہ وعدہ) تورات میں بھی ہے (بیان ہوا ہے) اور انجیل میں بھی اور قرآن میں بھی موجود ہے اور اللہ تعالیٰ سے بڑھکر کون اپنے وعدہ کو پورا کرنے والا ہے۔ پس (اے مومنو!) اپنے اس سودے پر (یعنی اپنی بیعت پر) جو تم نے (اس کے ہاتھ پر) کی ہے خوش ہو جاؤ (اور ہنستے کھیلتے اپنے حصّہ کے وعدہ کو پورا کرو)۔ یہی وہ کامیابی ہے۔ (جس کا مومنوں کو وعدہ دیا گیا ہے۔)

**۴**۔ پس معلوم ہوا کہ بیعت کے مطابق مالی یا جانی قربانی کی کوئی حد بندی نہیں۔ اور عشق و محبت میں کہیں حد بندیاں بھی ہوا کرتی ہیں؟ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

"اس وقت تمام جماعتوں کے نمائندے یہاں موجود ہیں۔ اس لئے میں ایک بار پھر جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ ہمارا وعدہ جس کو ہم بار بار اپنی زبان سے دہراتے رہتے ہیں۔ یہ ہے کہ ہماری ہر چیز خدا تعالیٰ کے لئے قربان ہے۔ ہمیں اپنی جانوں کی پروا نہیں۔ ہمیں اپنے مالوں کی پرواہ نہیں۔ ہم مٹ جائیں گے مگر یہ برداشت نہیں کریں گے کہ دین کو کوئی ضعف پہنچے۔ یہ وعدہ ہے جو ہم منہ سے بار بار دہراتے رہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے بھی اسی وعدہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے۔ قرآن کریم میں فرماتا ہے:- ان اللّٰہ اشتریٰ من المؤمنین انفسھم و اموالھم بان لھم الجنۃ اللہ تعالیٰ نے مومنوں سے ان کی جانیں بھی لے لیں۔ اور ان کے مال بھی لے لئے۔ اس بات کے بدلہ میں کہ انہیں جنت عطا کی جائے گی۔ جب ہماری جانیں اور ہمارے اموال خدا نے ہم سے لے لئے اور ہم نے اس معاہدہ کو قبول کر لیا۔ تو اس کے بعد ہمارا یہ کہنا کہ ہم جان کیوں قربان کریں یا مال کا قلیل حصہ تو قربان کر سکتے ہیں مگر کثیر نہیں۔ قطعی طور پر اس آیت کے خلاف ہے کیونکہ ہم سے اگر جانیں لی گئیں ہم سے اگر مال لئے گئے تو اس لئے کہ ہمیں جنت ملے گی۔ اور جنت وہ چیز ہے۔ جس کا ہم میں سے ہر شخص خواہشمند ہے۔"

رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۴۴ء

صفحہ ۱۲۸-۱۲۹

---

## جماعت احمدیہ گنج مغلپورہ لاہور کی قابل رشک مساعی

مکرم ملک منور احمد صاحب جاوید سیکرٹری وقف جدید جماعت احمدیہ گنج مغلپورہ اطلاع دیتے ہیں کہ حضور ایدہ اللہ کی خواہش کے احترام میں کہ وقف جدید کے چندہ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا جائے مجالس خدام الاحمدیہ حلقہ ہذا نے تقریباً ۱۰۰ % حصہ لیا ہے۔ بحیثیت مجموعی گذشتہ سال کی نسبت وعدہ جات میں ۸۹ % اضافہ ہے۔

الحمد للّٰہ علیٰ ذالک۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اُن کی مساعی جمیلہ میں برکت ڈالے اور ہر طرح سے ان کا حافظ و ناصر ہو۔ (ناظم مال وقف جدید)

---

## چندہ وقف جدید میں السّابقون الاوّلون

مکرم مہر محمد حیات صاحب ساکن ڈاور متصل ربوہ نے سال پنجم کا وعدہ مبلغ ۲۰۰/- روپے کا امسال فرمایا ہے۔ جس میں انہوں نے پچھلے سال سے ۱۷۵/- روپے کا اضافہ کیا ہے جزاہ اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

دو سال ہوئے کہ مہر صاحب بیعت کر کے سلسلہ میں داخل ہوئے۔ ان کی مالی قربانی اس بات کا ثبوت ہے کہ وہ بعد میں آئے اور آگے نکل گئے۔ اللہ تعالیٰ ان کی قربانی کو منظور فرمائے۔ اور دین و دنیا میں بیش از پیش انعامات کا وارث بنائے آمین

(ناظم مال وقف جدید۔ ربوہ)

---

## ضرورت ہے

دفتر تعلیم الاسلام کالج میں ایک اکاؤنٹس کلرک کی ضرورت ہے۔ انگریزی حساب کتاب سے واقف۔ خوشخط۔ نوجوان امیر یا صدر کی تصدیق کے ساتھ اپنے ہاتھ سے لکھی ہوئی فوری درخواستیں بھجوا دیں۔ (پرنسپل)

---

**زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے**

## ماہنامہ خالد کے تازہ شمارہ پر ایک طائرانہ نظر

خاص مضامین: چند دن دیارِ حرم میں سیدنا المصلح الموعود کے مقدس اخلاق و شمائل
"قدیم کشمیر افغانستان اور ایران میں یوز آسف پیغمبر کا مذہب"۔

منظومات: حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ عنہ۔ قریشی عبدالرحمٰن صاحب ایبٹ آباد۔ سکھوم مصلح الدین صاحب مرحوم راجیکی۔

تصاویر: خانہ کعبہ۔ حضرت خواجہ غلام فرید صاحب رحؒ چاچڑاں شریف۔ جناب سید داؤد احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ جناب شیخ محمد احمد صاحب پانی پتی مرحوم۔ مولانا قریشی اسداللہ صاحب فاضل مؤرخ کشمیر۔ جناب حسن محمد خانصاحب عارف نائب وکیل التبشیر جناب مولانا عبدالرحمٰن صاحب انور (پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

ضخامت:۔ ۴۸ صفحات۔ سرورق دلکش (سالانہ چندہ پانچ روپے)

(مینیجر خالد ربوہ)

## لجنہ اماء اللہ کی تاریخ

میرا ارادہ عنقریب انشاء اللہ تعالےٰ لجنہ اماء اللہ کی تاریخ مرتب کرنے کا ہے۔ اس کا ابتدائی کام میں نے شروع کر دیا ہے۔ لجنہ اماء اللہ کے زیرِ انتظام جن بہنوں نے سلسلہ کی خدمات کی ہوں وہ یا ان کی اولادیں ان کی خدمات کی تفصیل سے اگر مجھے مطلع کریں تو مشکور ہوں گی۔ اسی طرح بیرونی لجنات کی عہدہ داران اپنی اپنی لجنہ کے حالات سے مطلع کریں۔ مثلاً کب وہاں کی لجنہ قائم ہوئی۔ کون کون عہدہ دار رہیں اور کس کس عہدہ پر۔ خاص خاص خدمات اس لجنہ کی وغیرہ وغیرہ لیکن جس قدر جلد ہو سکے حالات سے مطلع کریں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

## ایک استانی کی ضرورت

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے زیرِ انتظام عنقریب چک منگلا ضلع سرگودھا میں ایک پرائمری سکول لڑکیوں کا کھولنے کا ارادہ ہے۔ اس میں تعلیم دینے کے لئے ایک استانی کی ضرورت ہے جو کم عمر نہ ہو۔ دینیات پر اچھی طرح عبور رکھتی ہوں۔ اور گاؤں کے ماحول میں گذارا کر سکے۔ اور وہاں لجنہ اماء اللہ کا کام بھی ساتھ چلا سکے۔ ایسی بہنیں اپنی درخواستیں دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ میں میرے نام بھجوائیں۔

(م۔ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

## لجنات اماء اللہ اور خدمتِ خلق

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے زیرِ انتظام ایک شعبہ خدمتِ خلق قائم ہے۔ جس کا فنڈ صاحبِ استطاعت بہنوں کی طرف سے جو عطایاجات ملتے رہتے ہیں ان سے بنتا ہے۔ اس فنڈ سے مستحق مستورات اور بچوں کی امداد کی جاتی ہے۔ یہ رمضان مبارک کا مہینہ ہے جس کے متعلق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا حکم ہے کہ اس میں کثرت سے صدقہ و خیرات کرو۔ چنانچہ میں بہنوں سے درخواست کرتی ہوں کہ وہ اس مد میں رقوم بھجوائیں۔ تا کہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے زیرِ انتظام یہ شعبہ نادار اور مستحق مستورات اور بچوں کی مدد کر سکے ابھی تک اس شعبہ کی طرف بہنوں کی بہت کم توجہ ہے۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

## درخواستہائے دعا

(۱) میرا چھوٹا بھائی محمد اسحٰق صاحب جونیئر اکوٹنٹ نور نگر فارم سندھ دماغی خرابی سے بیمار ہے احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ (عبدالسلام ٹیلر لاہور چھاؤنی)

(۲) میرے ایک غیر احمدی معزز دوست کے بڑے بھائی عرصہ سے بعارضہ کینسر بیمار ہیں اور اب بہت کمزور ہو چکے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عنایت فرمائے آمین (محمد احمد جہلم)

(۳) میرے والد صاحب عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ احباب کرام صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں (نشاد احمد ربوہ)

## باندھی میں تربیتی جلسہ

مورخہ ۴؍فروری ۱۹۶۲ء بروز اتوار باندھی میں ایک تربیتی جلسہ منعقد کیا گیا۔ صدارت کے فرائض مکرم حاجی عبدالرحمٰن صاحب امیر ضلع نواب شاہ نے سرانجام دئے۔ جلسہ کی کارروائی تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی۔ جو خاکسار سید علی اکبر شاہ نے کی۔ چوہدری ظفراللہ خاں صاحب نے نظم پڑھی۔ اس کے بعد صاحب صدر نے تقریر فرمائی اور احباب کو خدمت دین کے لئے زیادہ سے زیادہ کوشش کرنے اور وقت صرف کرنے کی تلقین کی۔ آپ کے بعد مکرم صوفی محمد رفیع صاحب امیر خیرپور ڈویژن نے تقریر فرمائی اور احباب کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف متوجہ فرمایا۔ اس کے بعد مکرم مولوی سلطان محمود صاحب مربی سلسلہ نے تقریر فرمائی اور علم دین سیکھنے کی احباب کو تلقین فرمائی۔ آخر میں مکرم مولانا غلام احمد صاحب فرخ مربی سلسلہ احمدیہ کراچی نے تقریر فرمائی اور عملی اصلاح اور اخلاق فاضلہ پیدا کرنے کی طرف احباب کو توجہ دلائی۔

بالآخر جلسہ دعا پر برخواست ہوا۔ اس موقعہ پر تیرہ جماعتوں کے احباب نے شرکت فرمائی

خاکسار سید علی اکبر شاہ سیکرٹری جماعت احمدیہ باندھی

## چندہ وقف جدید

جو دوست چندہ وقفِ جدید سال رواں کی ۲۹؍رمضان المبارک سے پہلے ادائیگی فرما دیں ان مخلصین کے اسماء ۲۹ رمضان المبارک کو دعا کے لئے پیش کر دئے جائینگے۔

احباب سے درخواست ہے کہ دعا کے اس نادر موقعہ کو پانے کی کوشش کریں نیز سیکرٹریان مال جماعتہائے احمدیہ کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ ان دوستوں کے اسماء جنہوں نے چندہ وقفِ جدید ماہِ رمضان میں ادا کیا ہو ۲۹ رمضان المبارک سے پہلے پہلے دفتر ہذا کو بھجوا دیں۔ (جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء)

(ناظم مال وقف جدید ربوہ)

## وقفِ جدید کی اہمیت جماعت احمدیہ خوشاب کا اجتماع

۲۹/۱/۶۲ جلسہ وقفِ جدید جماعت احمدیہ خوشاب زیرِ صدارت مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل آف بجوکہ منعقد ہوا مربی سلسلہ چوہدری عبدالکریم خان صاحب اور قائد صاحب ماسٹر عبدالمنان صاحب اور دیگر احباب جماعت نے اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔ مربی صاحب لکھتے ہیں وقف جدید کی اہمیت بتانے کے بعد قربانی مال اور وقفِ اولاد پر زور دیا گیا کیونکہ وقفِ جدید کی غرض ان ہر دو قربانیوں کے ذریعہ ہی پوری ہوتی ہے۔ حاضری کافی تھی۔ وعدوں کی تعداد کافی تھی۔ جو مرکز میں بھجوا دیئے گئے تھے۔

اللہ تعالےٰ اس جلسہ کے عملی طور پر نیک اور اعلیٰ نتائج پیدا فرمائے۔

مولوی عبدالکریم صاحب سیکرٹری مال بہت شکریہ کے مستحق ہیں جنہوں نے جلسے کے انعقاد کی کوشش فرمائی اور بڑی محنت سے احباب سے وعدے حاصل کئے۔

(ناظم مال وقفِ جدید)

## اعلانات نکاح

(۱) میری بیٹی آمنہ اختر (واقفِ زندگی) کا نکاح مبلغ دو ہزار روپے حق مہر پر عزیزم کرامت اللہ ظفر (واقفِ زندگی) ولد محمد عباداللہ درویش ربوہ کے ساتھ مورخہ ۲۹/۱۲/۶۱ بعد نماز مغرب مولوی جلال الدین صاحب شمس نے پڑھا۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام درویشان قادیان اور بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو مبارک کرے۔ اور سلسلہ کی خدمت کا موجب بنائے۔ آمین

(میاں محمد شریف ٹیلیفون آفس گوجرہ)

(۲) عزیزہ رشیدہ احمد صاحبہ بنت مکرم چوہدری سردار محمد صاحب ڈپٹی سیکرٹری پبلک سروس کمیشن کراچی کا نکاح ڈاکٹر سید محمد محسن احمد صاحب میڈیکل آفیسر پی۔ آئی ڈھاکہ کے ہمراہ بعوض پندرہ ہزار روپیہ حق مہر قرار پایا۔ نکاح کا اعلان ۲ فروری ۶۲ء بروز جمعہ قبل نماز جمعہ احمدیہ ہال میں مکرم مولانا غلام احمد صاحب فرخ کراچی نے فرمایا۔ احباب رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

(عبدالباسط مربی کراچی)

# وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جارہی ہیں۔ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ کو ضروری تفصیل سے آگاہ فرماویں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

**نمبر ۱۶۳۸۲** میں مشتاق احمد ولد چوہدری عبدالستار صاحب قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن B 235 کیمپ نمبر ۲ پی اے۔ ایف ماری پور کراچی ۱۳ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹ دسمبر سنہ ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں (۱) میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ میں ملازمت کرتا ہوں۔ جس کے ذریعہ مجھے ماہوار تنخواہ مع الاؤنس مبلغ ۲۵۰/- روپے ملتی ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتا رہوں گا۔ اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے مہنا کر دی جائے گی فقط ۹ دسمبر سنہ ۱۹۶۱ء ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

العبد۔ مشتاق احمد بقلم خود

گواہ شد:۔ غلام احمد فرخ مربی جماعت احمدیہ کراچی
گواہ شد۔ شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت کراچی۔

**نمبر ۱۶۳۸۳** میں میاں عبدالباسط ولد میاں عبدالعزیز قوم مغل پیشہ ملازمت عمر ۲۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۳/۳۶ لہ ریلوے کوارٹرز کراچی کینٹ ڈاکخانہ کراچی صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰ نومبر سنہ ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ میں ملازمت کرتا ہوں۔ جس کے ذریعہ مجھے ماہوار تنخواہ مع الاؤنس مبلغ ۲۴۲/- روپے ملتی ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتا رہوں گا۔ اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے مہنا کر دی جائیگی فقط ۱۰ نومبر سنہ ۱۹۶۱ء ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

العبد۔ عبدالباسط بقلم خود۔

گواہ شد:۔ بشیر احمد سیال جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ حلقہ ڈرگ روڈ کراچی ۲۸
گواہ شد:۔ شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

**نمبر ۱۶۳۸۴** میں امۃ الحی بیگم زوجہ شمس الدین صاحب قوم یوسف زئی پٹھان پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن احمد خان بلڈنگ سولجر بازار ۱ کراچی ۳ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷ نومبر سنہ ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے:۔

(۱) میرا حق مہر مبلغ ایک ہزار روپیہ میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے،

(۲) میرا زیور بتفصیل ذیل ہے ہار طلائی ایک عدد وزن ۲½ تولہ قیمت ۳۰۰/- روپیہ ہے۔ اس کے علاوہ میری اور کوئی جائداد نہیں میں اپنے حق مہر اور زیورات کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائداد پیدا کروں یا میری کوئی اور آمد ہوئی تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے مہنا کر دی جائیگی فقط ۱۷ نومبر سنہ ۱۹۶۱ء ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

الامۃ۔ امۃ الحی بیگم۔

گواہ شد:۔ شمس الدین خاوند موصیہ
گواہ شد:۔ شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

**نمبر ۱۶۳۸۹** میں چوہدری محمد حسین ولد چوہدری شاہ محمد قوم جٹ سرا پیشہ کاشتکاری عمر ۴۵ سال تقریباً تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن بسن خورد ڈاکخانہ سہجہ ضلع رحیم یار خان صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱/۱۱/۶۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گذارہ سالانہ آمد پر ہے۔ جو اس وقت بذریعہ کاشتکاری ایک ہزار روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی سالانہ آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ فقط راقم الحروف العبد محمد حسین ولد شاہ محمد نشان انگوٹھا۔ گواہ شد بقلم خود فتح محمد ولد پیرا قوم جٹ

گواہ شد:۔ سید ولایت شاہ ولد سید رمضان شاہ صاحب مرحوم انسپکٹر وصایا کارکن دفتر وصیت ۲۱/۱۱/۶۱

**نمبر ۱۶۳۹۴** میں ثریا خانم زوجہ میر عبدالعزیز قوم میر پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن صادق پبلک سکول بہاولپور ضلع بہاولپور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۱/۶۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد مندرجہ ذیل ہے حق مہر مبلغ ایک ہزار روپیہ جو کہ بذمہ خاوند واجب الادا ہے۔

| | | |
|---|---|---|
| زیور طلائی وزن ۳-۲ تولے ماشے جس کی قیمت | | ۲۹۰/- روپے |
| ٹکہ | ۱-۱۰ | ۲۰۰/- |
| انگوٹھی رنگین عدد ۹-- | | ۸۰/- |
| کانٹے ایک جوڑی ۳-۱ | | ۱۵۰/- |
| کل قیمت | | ۲۷۰/- |

کل قیمت میزان ۷۲۰/-
حق مہر ۱۰۰۰/-
۱۷۲۰

اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائیداد داخل کروں یا جائیداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ جائیداد وصیت کردہ سے مہنا کر دی جائے گی۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی اور ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی فقط راقم الحروف محمد اکبر افضل مربی سلسلہ احمدیہ بہاولپور ڈویژن ۲/۱/۶۱

الامۃ:۔ ثریا خانم ۲/۱/۶۱

گواہ شد:۔ میر عبدالعزیز موصی ولد برکت اللہ خاوند موصیہ صادق پبلک سکول بہاولپور
گواہ شد:۔ بشیر الدین کمال ولد قاضی محمد ابراہیم صاحب قائد خدام الاحمدیہ بہاولپور

**نمبر ۱۶۳۹۵** میں مہراں بی بی زوجہ عبدالرحمٰن صاحب قوم راجپوت بھٹی پیشہ خانہ داری عمر ۴۴ سال تاریخ بیعت سنہ ۱۹۵۸ء ساکن ربوہ ضلع جھنگ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۱/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ حق مہر مبلغ ۵۰/- روپیہ (پچاس روپیہ) جو بذمہ خاوند ہیں اس کے علاوہ مجھے میرے خاوند کی طرف سے مبلغ دس روپے ماہوار جیب خرچ کے طور پر ملتے ہیں۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے علاوہ کوئی جائیداد پیدا کروں یا آمد کا مزید کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

راقم الحروف عبدالستار دہلوی۔ کارکن دفتر وصیت ۱۱/۱/۶۲

العبد:۔ نشان انگوٹھا مہراں بی بی محلہ دارالیمن کوارٹر نمبر ۷ درویشاں ربوہ

گواہ شد:۔ عبدالرحمٰن محلہ دارالیمن ربوہ (خاوند موصیہ) کوارٹر نمبر ۷۔ درویشاں ربوہ
گواہ شد:۔ محمد اکرم پسر موصیہ محلہ دارالیمن ربوہ۔ حال کارکن دفتر وصیت ۱۱/۱/۶۲

خدا تعالیٰ کی طرف سے
مسلمانوں پر
اشاعت اسلام کی فرضیت
کارڈ آنے پر
مفت
عبداللہ الٰہ دین سکندرآباد دکن

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔ (مینیجر)

# گوجرانوالہ سیالکوٹ منٹگمری شیخوپورہ گجرات کے کاشتکاروں کیلئے غلام محمد بیراج میں اراضی کی تخصیص

## کوآپریٹو فارمنگ کی شرط پر ۲۷ ہزار ایکڑ اراضی کی فوری تقسیم

ٹوبہ ٹیک سنگھ۔ باوثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ غلام محمد بیراج کی ۲۷ ہزار ایکڑ اراضی اضلاع لائلپور، سیالکوٹ، منٹگمری، گوجرانوالہ شیخوپورہ۔ گجرات اور تحصیل تلہ گنگ ضلع کیمبل پور کے کاشتکاروں میں کوآپریٹو فارمنگ سکیم کے تحت فوری تقسیم کے لئے مخصوص کر دی گئی ہے۔

اس سلسلہ میں تفصیلات یوں بیان کی گئی ہیں کہ ان اضلاع کے وہ مزارعین اور چھوٹے مالکان جن کی اراضی دس ایکڑ سے کم ہے بیراج میں زمین لینے کے مستحق تصور ہوں گے ایک ہی علاقہ کے رہنے والے درخواست دہندگان میں سے موزوں اور مستحق کاشتکار چنے جائیں گے۔ منتخب کاشتکاروں کو کوآپریٹو فارمنگ سوسائٹی کا پانچ سو روپے کا حصہ خریدنا ہوگا بعد ازاں ان کی کوآپریٹو سوسائٹیاں تشکیل کی جائیں گی۔

عملہ کے مصارف اور بقایا رقم حصص تیسرے سے پانچویں سال تک بذریعہ اقساط ادا کئے جائیں گے۔ یہ سوسائٹیاں لاہور میں "سندھ کوآپریٹو ایکٹ" کے تحت رجسٹر کی جائیں گی۔ ایک ہی علاقہ کے رہنے والے کاشتکاروں کو ایک ہی گاؤں میں آباد کیا جائے گا۔ کاشتکاروں کو انفرادی الاٹمنٹ نہیں ہوگی۔

اطلاعات کے مطابق غلام محمد بیراج کے علاقہ میں ابتدائی طور پر کوآپریٹو فارمنگ کے نام ایک گاؤں الاٹ کیا جائے گا۔ جس کے لئے تین ہزار ایکڑ اراضی مخصوص کی گئی ہے۔ ایک کاشتکار کو چوبیس ایکڑ اراضی کا ایک یونٹ دیا جائے گا۔ ایسے تعلیم یافتہ کاشتکاروں کا بھی انتظام کیا جائے گا جو کوآپریٹو فارمنگ کی سوسائٹی کے مینیجر کے فرائض سرانجام دیں گے۔ انہیں چوبیس ایکڑ اراضی کے دو یونٹ دئے جائیں گے ہر کاشتکار اپنی مقبوضہ زمین پر بیج بونے سے پہلے سال تک بیلوں کی مدد سے زمین تیار کرے گا۔ کاشتکاروں کے لئے گاؤں میں مویشی رکھنا ضروری ہوگا۔

بوائی اور اس کے بعد زمین پر کام فارمنگ سوسائٹی کی مشینری اور ٹریکٹروں کی مدد سے ہوگا۔ اجناس کی فروخت مشترک ہوگی۔

تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ کے باشندوں کو اس سلسلہ میں ہدایت کی گئی ہے کہ دو یونٹ اراضی کے حصول کے خواہش مند ۲۰ر فروری تک اپنی درخواستیں انسپکٹر کوآپریٹو سوسائٹیز ٹوبہ ٹیک سنگھ کو دے دیں +

---

# تعلیم الاسلام کالج کی "مجلس حیاتیات" کا افتتاحی اجلاس

## محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے بھی شرکت فرمائی

ربوہ ۱۴ر فروری۔ "تعلیم الاسلام کالج کی 'مجلس حیاتیات'" کا افتتاحی اجلاس مورخہ ۱۲ر فروری بوقت پانچ بجے شام کیمسٹری تھیٹر میں منعقد ہوا۔ اجلاس کی صدارت پروفیسر سید حبیب الرحمن صاحب ایم۔ ایس سی صدر شعبہ حیاتیات نے فرمائی۔ اس اجلاس میں محترم مجیب اللہ خان صاحب ایم پروفیسر خان حبیب اللہ خان صاحب نے "ابتدائے آدم" اور محترم طاہر احمد صاحب نے "تعیینِ جنس" کے موضوع پر مقالے پڑھے اور حسب ضرورت مختلف اشکال اور نقشے بنا کر اپنے اپنے موضوعات پر روشنی ڈالی ــــ ان کے علاوہ ڈاکٹر عبدالشکور صاحب غنی ایم۔ بی بی۔ ایس اسسٹنٹ سرجن ایبٹ آباد نے جو تعلیم الاسلام کالج کی مجلس حیاتیات کے سب سے پہلے معتمد تھے اور ۱۹۵۱ء سے ۱۹۵۳ء تک اس کالج کے طالب علم رہے تھے اس مجلس کی ابتداء کے بارہ میں مختصر سی تقریر کی۔

محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ایم اے (آکسن) پرنسپل تعلیم الاسلام کالج بھی ازراہ شفقت تشریف لائے اور اجلاس کی کارروائی کو ابتداء سے آخر تک سنا۔ اجلاس کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے مجلس کے نئے کمرے سے ترتیب دئے ہوئے "نمائش گاہ" کا افتتاح فرمایا۔

بعد ازاں سب حاضرین نے محترم پرنسپل صاحب اور طلباء سمیت دعوتِ افطاری میں بھی شرکت کی جو مجلس کی طرف سے ترتیب دی گئی تھی۔ (نامہ نگار)

---


# نور کاجل انارکلی میں

نور کاجل، نور آملہ اور نور ابٹنہ لاہور میں حسب ذیل جگہوں پر مل سکے گا۔

لاہور:- ۱۔ ملک سعادت احمد صاحب معرفت نظم ریڈیو کمپنی ۹۷ انارکلی لاہور۔ ملک صاحب ہمارے ہول سیل ڈیلر بھی ہیں۔ ۲۔ شیخ جنرل سٹور گولڈن مارکیٹ انارکلی لاہور

۳۔ ڈیلنٹ جنرل سٹور سلطان پورہ لاہور۔

کراچی:- میں نور کاجل۔ نور آملہ اور نور ابٹنہ سٹور لجنہ احمدیہ ہال میگزین لین سے طلب فرماویں۔

راولپنڈی:- احمد کمرشل کالج رتہ روڈ۔

نور کاجل سوا روپیہ - نور آملہ ڈیڑھ روپیہ - نور ابٹنہ ڈیڑھ روپیہ

تیار کردہ:- خورشید یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ


---

# "اس امر کا امکان ہے کہ احمدیت دنیا میں پھلے پھولے گی"

## یوگوسلاویہ کے مشہور فلسفی پروفیسر سٹنیکو کے تأثرات

یوگوسلاویہ کے مشہور فلسفی پروفیسر سٹنیکو ایم وُوجیکا نے جو امریکہ کے ولکنز کالج میں شعبہ فلسفہ و مذہب کے صدر ہیں احمدیت پر اپنے ایک مبسوط مقالہ میں لکھا ہے کہ اس امر کا امکان ہے کہ احمدیت زمانہ جدید میں اسلام کی ایک اصلاحی تحریک کی حیثیت سے پھلے پھولے گی۔ انہوں نے اس رائے کا اظہار احمدیہ لٹریچر کے وسیع مطالعہ اور جماعتِ احمدیہ کی عظیم الشان تبلیغی مساعی کے قریبی مشاہدہ کے بعد کیا ہے۔

پروفیسر سٹنیکو کے تأثرات پر مشتمل مضمون ماہنامہ "انصار اللہ" کے تازہ شمارہ میں ملاحظہ فرمائیں جو ۱۵ر فروری کو اشاعت پذیر ہو رہا ہے۔ اس شمارہ میں رمضان المبارک اور پیشگوئی مصلح موعود سے متعلق بعض قیمتی مضامین کے علاوہ حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی "آپ بیتی" کے غیر مطبوعہ حصہ کی پہلی قسط بھی ہدیۂ احباب کی جا رہی ہے۔ "آپ بیتی" کا یہ بیش بہا غیر مطبوعہ حصہ قسط وار ماہ بماہ "انصار اللہ" میں شائع ہوتا رہے گا۔ انشاء اللہ۔

یہ معیاری رسالہ اعلیٰ کاغذ پر عمدہ کتابت و طباعت کے ساتھ ہر ماہ کی پندرہ تاریخ کو شائع ہوتا ہے۔ سالانہ چندہ صرف پانچ روپے ہے جو اصل لاگت سے بہت کم ہے۔

(قائد اشاعت مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

---

# ایک آنہ کا ٹکٹ ۳۲۰۰ پونڈ میں بکا

لنڈن ۱۴۔ فروری۔ لنڈن میں ڈاک کے استعمال شدہ پرانے ٹکٹوں کا نیلام پچھلے دنوں ہوا تھا۔ اس میں ایک آنہ کی مالیت کا ایک ٹکٹ بتیس سو پونڈ میں فروخت ہوا ہے۔ ڈاک کا یہ ٹکٹ ۱۸۵۴ء میں جاری ہوا تھا۔

واضح رہے کہ اس سے پہلے ایک آنہ کی مالیت کے ٹکٹ کبھی اتنی قیمت پر فروخت نہیں ہوئے۔

---

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں!

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴